لایق و مناسب نہین کہ آپکے بحث و خطاب مین اپنی اوقات ضایع کرین۔ اس صورت مین ہم آپکے نہایت ممنون احسان ہونگے اگر آپ ہمکو بحث سے معاف فرمائینگے۔ اور اگر آپ ایسے ہی مناظرہ کے (جو درحقیقت مجادلہ ہے) شایق ہین تو آپکے شوق پورا کرنیکے لئے آپکے پرانے دوست شیخ محی الدین صاحب کافی ہین۔ آپ جو چاہین انکے مقابلہ مین کہین وہ اسکا جواب دینے کو مستعد ہین اور ہمسے وعدہ کرچکے ہین۔ آپکی کتاب تبصرۃ المجتہدین کا جواب انہون نے اسوقت تک اسلئے نہین لکھا کہ ایک اور نوجوان مولوی صاحب بنارس مین اسکا جواب لکھنے کو مستعد ہین اور سنا گیا ہے کہ اب وہ اسکا جواب لکھہ رہے ہین۔ وہ جواب آپنے کافی نہ سمجھا یا شیخ صاحب موصوف کو حسب دلخواہ معلوم نہوا تو وہ خود بھی اسکا جواب لکھینگے۔

اور اگر ہمارے دلائل و استنباطات صحیح نہین۔ غلط ہین تو پھر آپکو لایق نہین کہ ایسے غلط فہمون کے خطاب و جواب سے اپنی قیمتی اوقات کا خون کرین۔

ہان ایک صورت ہے جس سے ہمارا آپکا مباحثہ جایز و مباح ہوسکتا ہے وہ یہہ ہے کہ آپ اپنی سابق بدگوئیون بے تہذیبیون بے انصافیون اور آداب مناظرہ سے مخالفتون کا اعتراف کرکے انسے تائب ہون۔ اور آیندہ دایرہ تہذیب و انصاف سے قدم باہر نرکہین اور اپنی تحریرات مین جو علمی بات درج کرین وہ کسی اہل علم معقول و منقول کو دکہالیا کرین۔ اور زواید باتونکے ذکر سے قلم کو روکین۔ اور جب بحث شروع کرین ترتیب سے کرین پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور اس ایک مسئلہ کا ثبوت دین جسکا ثبوت ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین بصفحہ ۳۴۲ طلب کر چکے ہین۔ اسکے فیصلہ ہونیکے بعد دوسرے مسئلہ مین بحث کرین۔ اسکے بعد تیسرے مسئلہ مین یہی مسائل کو یکبارگی نہ چھیڑین۔ یہ صورت آپسے ناممکن اور آپکے حوصلہ و اختیار سے باہر ہو تو ہماری طرف سے سلام ہے۔ وہو آخر الکلام

ایڈیٹر مشیر قیصری سے قطع کلام

آپ نے اشتہار ایک ہزار کے جواب الجواب مین اپنے پرچہ نمبر ۲۲ جلد ۸ مطبوعہ ۲۰ مئی ۱۸۸۵ء مین فرمایا کہ وہ الفاظ جنکو ہمنے ایک فہرست دشنام مین درج کیا ہے گالیان نہین بلکہ عین تہذیب اور فصحا کا محاورہ ہے یا ہم نے آپکو اجازت دی ہے کہ ہم بھی انکو ان الفاظ (ہٹ دھرم۔ کافر۔ جاہل۔ شریر۔ مفسد۔ ملعون۔ وغیرہ) سے یاد کیا کرین اور آپ بھی یہ پڑھین۔ کیونکہ ہم انکو مناسب جان چکے ہین کہ اگر آپ ان الفاظ کو گالیان نہین سمجھتے تو ہمکو اپنے حق مین انکے استعمال کی اجازت دین ہم انکی مثل بلکہ ان سے بڑھکر آپکے حق مین لکھینگے اس بات کے جواب دینے پر آپنے ان الفاظ کو گالیان تو کہنا مین اپنے حق مین انکے استعمال کرنیکی اجازت دینا۔ چونکہ ہمارا یہ شیوہ نہین ہے۔ یہ بھی کبھی کسیکو اپنی تحریرات مین اس قسم کے الفاظ سے مخاطب نہین کیا اور ہم مناسب سمجھتے ہین کہ ایسے شخص سے جو گالیونکو فرض سمجھتا ہو اور اپنی آبرو اور مقابلہ بالمثل کی پروا نہین رکھتا قطع کلام اور دور ہی سے سلام کرین اور آئندہ کبھی کسی امر مین اسکو مخاطب نہ بنائین۔ سابقا ہمارا انکو مقابلہ بالمثل کی اجازت چاہنا صرف تہدید تھا اس خیال سے کہ وہ پاس اپنی عزت اور بخوف مقابلہ بالمثل دشنام دہی سے باز آجائینگے۔ اس تہدید نے ان مین کچھ اثر نکیا تو اب انسے قطع کلام لازم و واجب ہوا۔ اب انکو اختیار ہے جسقدر چاہین ہمکو گالیان دین ہمین یہان اتنا ذکر ہی ہوگا کہ کسی نے کچھ کہا ہے۔ ان گالیون کے خوف سے ہم مسائل حقہ و مضامین مفیدہ قوم و مذہب سے ہرگز سکوت اختیار نکرینگے گو ایڈیٹر مشیر قیصری بلا ذکی اور برادر انکو گالیان قرار دین اور انکے بدلے صلواتین سنائین ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین اب پھر کہتے ہین کہ ہم اپنی آبرو کو بمقدار ذرہ ہما کیون نہ ہو قوم اور مذہب کیلئے وقف کر چکے ہین اسلئے ہم بخوف دشنام مذہب اور قوم کی نصرت نہین چھوڑ سکتے۔ وباللہ التوفیق۔

(168)

قصیدہ ہذا از نتائج افکار فاضل کامل مولوی عبد الغنی صاحب ساکن نورپور من مضافات صوبہ بہار در مدح جناب سیادت مآب حضرت شیخنا مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مد ظلہ عم فیضہ

للہ الحمد تا شدم پیدا
تا شدم زیب بخش بزم ثنا
فیض بخشی کہ بے نیاز ز خلق
پاک کلامش بہ از ہزار ہا
کیمیائیست صحبتش کہ حریر
زینت خانہ گشت از صحرا
کاندرین روزگار تیر فساد
خوان دین برکشاد و داد صلا
وہ چہ مردی بساحت تذکیر
بہ بہی خواہی عدو است فدا
فطرتش آن موافق ازلی است
پاک دامن ز لوث کبر و ریا

فیض روح القدس ہمین شیدا
آن ثنائی کہ مستحق مدیح
خلق محتاج او بفیض و عطا
دہنش رشک چشمۂ حیوان
می شود شاہ ملک استغنا
خوبی مسند شریف حسین
از پی گمرہان امام ہدی
دولت دین ہند کہ مستغنی است
خلق کیمیاست او تنہا
خلقتش در خزینۂ توحید
حسن اعمال تابع اعضا
غنیت زین مختصر غنی الشکر

روح حسان راست فنون سخن
وان مدیحی کہ فیض بخش دل
حبذا این چہ فیض ان فیاض
نفسش غیرت شمال و صبا
خاک درگاہ او بشاہ جہان
از ہمین آل سید بطحا
اندرین قحط سال و نیدای
از تمنای دولت دنیا
صد ہزار آفرین برین ہمت
جوہر فرد و گوہر حکمت
باز با اینہمہ صلاح عمل
از سر نو دوبارہ نکتہ سرا

مطلع دوم

بارک اللہ فیض ہادی ما
کز ضلالت نداشت نام بقا

کز ہدایت پر است انجمن ہا
شمع تحقیق برفروخت انہا

بزم این فیض رہنمای را
در رہ تنگ و تیرہ ای ہلا

اس قصیدہ کے بعض مبالغات شاعرانہ سے ہمکو اتفاق نہیں ◆

وہ چہ شمعی کہ پیش آن گسوید
کامد از غیب این چہ ماہ نما
دادہ شد آن لسان حجت بیان
حرف حرفش برون ز سہو و خطا
بہ براہین و بینہ ثابت
وان شہاب سطیع فہم و ذکا
از کسی ظن انقصار مدار
پیش ان نایب رسول خدا
ہر کہ محروم ماند از فیضش
خلق گردید در ازل اعمی
ہر کہ پیش آمدش بسوز کے
رحم حق را با دست استدعا
شوق کسب شفیع میدارے
ایکہ آوازہ ات لعز و علا
قدسیان زالفیض ہست ثنا
قدم تو بہر زمینکہ رسد
بوجود تو دادہ اند ضیا
ملک شاہ جہان آباد است
بالیقین گشت جنتش باوے
نہ رسول خدا از و راضی
آفتاب دیانت و تقوے

مہر با ایں ہمہ فروغ سہا
آنکہ معیار حق و باطل شد
طائفہ دیرفشان معنی را
حیف ست گر تخطیہ کنند عدا
حرف گیران او ہمہ جہلا
گر بی اختیار حق گوید
بخلافش یکیست شاہ و گدا
شیخ وقت آمدہ مدرس حقا
سجدانیست زان کسی اشقی
گوش شنوا ندادہ شد وا
حق بآدمی نماید سہرا
ذکر خیرش غنی غنیمت دان

مطلع سوم

از زمین تا العالم بالا
مرحبا سیدی نذیر حسین
میرسد آن زمین بجنب سما
ز ہمین شرم شمس در خندق
از تو ای ابر فیض و عین عطا
ہر کہ یک گام در خلاف تو زد
نہ بمرضی او رضای قضا
بجو تکبیر و کوہ حلم و وقار

مژدہ ای پیروان راہ نبی
ذات پاکش ہمین بفضل خدا
لفظ لفظش قرین صدق و صواب
حسن قولش بطرز حسن ادا
بحر زخار قطرہ بشمار
یکسی انحراف نیست روا
کیست کاو راست دعوی ارشاد
کہ از و مستفیض طفل و فتے
ہر کہ نادیدہ فیض صحبت او
ہر کہ نشنیدہ قول او برضا
ہر کہ با حسب دل باو ننشست
تا بود در دہان زبان گویا
باز دلچسپ مطلعی سرما
از وجود تو خاکیان را فخر
ہر دم از آسمان کنند ندا
ہمچنین سعادت ابدے
بمقامیکہ گشتہ پیدا
ہر کہ جان در ہوای تو در باخت
خوار گردید او بہر دو سرا
الحق ای آسمان علم و دل
خوان خلق عظیم و کان حیا

اثر خیر و آیت اخلاص + محک امتحان صدق و صفا + ذات تو مین ہر شقی وعید + ہیچ ایمان میان خوف و رجا + اتباع تو بر ہمہ لازم + انحراف وعناد از تو خطا +
ای کہ عمر تو صرف شد بیند + بر کران از خیال ماوشما + لا یخافون لومة لائم + گر بخوانم بستان تو زیبا + خالق خیر و برکت عالم + رحمت خلق آفرینہ ترا +
[illegible] از بسو گری + شکر [illegible] خداست جزا + لسر غنی آزرو جہر فضا [illegible]

مشیر قیصر کے مناظرات کی نسبت فیصلہ سید ابو محمد جمال الدین صاحب ڈاکٹر کھوری ضلع ساگر جزاہ اللہ خیرا

کچھ عرصہ سے مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ اور اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر مین بعض امور (جو متعلق بہ مذہب ہین) کی نسبت بذریعہ اخبار مشیر اور رسالہ اشاعۃ السنۃ تحریرات ہو رہی ہین۔ چونکہ یہہ دونو حضرات میرے عنایت فرما و مہذب ہین اسواسطے کیا عجب ہے کہ میری محاکمہ کو قبول فرماکر حق بات کو قبول کرین اور اس گفتگو کو ختم کرین اور مین محاکمہ کرنے کا دو وجہ سے استحقاق رکھتا ہون اول تو میرے دونون حضرات عنایت فرما ہین۔ دوم میرے نزدیک حنفیہ و اہل حدیث دونون اہلسنت جماعت ہین (جیسا کہ اون کا دعوی ہے) بشرطیکہ اپنے اصول پر قائم ہون کیونکہ دونو کے اصول پر قرآن حدیث مقدم ہے۔ جو شخص کتاب و سنت کو چھوڑے وہی خطا پر ہے زید و عمر کے خطا سے اصول مذہب پر اعتراض نہین ہو سکتا اور یہی میرا مذہب ہے اسی اصول پر انشاء اللہ تعالی محاکمہ کیا جاویگا اور یہی امر مجھکو حکم بنائیکا زیادہ مستحق بناتا ہے۔

مگر قبل اسکے کہ خاص امور متنازعہ فیہ مین کلام کیا جاوے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان امور مین نظر کیجاوے جنکے دیکھنے سے تمام تحریرات پر آسانی سے رائے دیجا سکے۔۔ وہ امور یہہ ہین۔ اس بحث مین ابتدا کسکی جانب سے ہے۔ اتفاق بین المسلمین کون چاہتا ہے۔ دائرہ تہذیب سے کسنے قدم باہر رکھا۔ مدلل تقریر کسکی ہے۔

اِس بحث مین ابتدا کسکی جانب سے ہے

ہمنے سب سے پہلی اخبار مشیر قیصر مورخہ ۲ر مئی ۱۸۹۸ء مین اڈیٹر صاحب کی جانب سے اسکی ابتدا دیکھی۔ مولوی صاحب اور اونکے ہم مذہبونکو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے (انکا تشدد غیر مقلدون مین حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے یہہ لوگ حضرت ابو حنیفہ رح کو نہایت سوء ادب سے یاد کرتے ہین

اتفاق بین المسلمین کسکی تقریر کا نتیجہ ہے

اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر کے دعاوی یہ ہین۔ اہل حدیث وہابی لامذہب فرقہ جدید ہین۔ اماموںکی توہین کرنے والے ہین مسجدون مین شر و فساد کرنیکو بحیلہ نماز آتے ہین۔ انکو مسجدون مین آنے دینا نچاہئے۔ حکام کو ان پہ شک ہے چنانچہ مشیر قیصر نمبر ۲ مین لکھا ہے مولوی محمد حسین صاحب کے یہہ دعاوی ہین کہ اہل حدیث سنت جماعت ہین مسجدون مین سب ملے جلے نماز ادا کرین۔ یہہ لوگ اماموں کی توہین کرنیوالے وہابی و لامذہب و فرقہ جدید نہین ہین۔ حنفیہ و اہل حدیث دونو اہل سنت جماعت ہین انکا ایک مسجد مین ایک ساتھ نماز پڑہنا درست ہے۔ بعض اون فروعی مسایل مین (جنمین ائمہ اربعہ کا اختلاف تھا) اختلاف ہی۔ اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اپنے دعاوی پر کوئی دلیل نہین لکھی جس سے اونکو صحیح تصور کیا جاوے یا اوس دلیل پہ غور کیا جاوے۔ معہذا اگر دعوے اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کا صحیح ثابت ہو اور یہہ خیالات تمام جہان مین (اونکے مشہور اخبار کے ذریعہ سے مشتہر ہوکر) صحیح مانی جاوین تو نتیجہ اسکا تمام اہل اسلام کے حق مین نہایت مضر ہوگا کیونکہ اہل حدیث اور حنفیہ کا تعلق ایسا ہے کہ ان خیالات کے سبب سے ایک دو مسلمانونکا گزارا نہین ہو سکتا کیونکہ ایک بھائی اگر حنفی ہے تو دوسرا اہل حدیث اور اگر

باپ حنفی ہے تو بیٹا اہل حدیث - پس جب یہہ لوگ ایک دوسری کی ضد پر آمادہ آبروریزی و دشمنی ہونگے تو اس نااتفاقی سے ترقی اسلام تو درکنار اسلام ہی کا کام تمام ہو جائے گا اور اگر حکام بھی آپ کی رائے صحیح مان کر حسب ایما آپ کے اہل حدیث سے ضمانتین لینا شروع کرین تو فرمائیے پھر اسلام پر بُرا اثر نہ پڑیگا ہمکو اڈیٹر صاحب کی ایسے دعاوی مشتہر کرنے پر کمال افسوس ہوتا ہے یہہ کیسے اڈیٹر ہین جو اپنے فرض منصبی (اتفاق و صلح بین الناس) کو چھوڑکر محض غصہ اور مخالفت کے ضد مین اولٹی ایسے مضامین لکھتے ہین جن سے نااتفاقی اور شر و فساد پیدا ہو حکام اہل اسلام سے بدظن ہون اور خاصکر کے اپنے ہی مذہب اسلام کے بیخ کنی ہو یہہ کاروائی کوئی ریفارمر اڈیٹر (خواہ کسی مذہب کا ہو) پسند نہین کریگا - ہم امید کرتے ہین کہ آیندہ سے ہمارے عزیز اڈیٹر صاحب اپنے منصب ریفارمر کو کام فرما کر ایسے مضامین (اپنے ہون یا دوسرون کے) سے اپنے ملکی اخبار کو پاک رکھین -

مولوی محمد حسین صاحب کے دعاوی کے حق ہونے پر اتفاق بین المسلمین و سد باب شر و فساد متصور ہے پس قطع نظر انکی دلایل سے (جو انہنے دعاوی پر وقتاً فوقتاً بذریعہ خطوط مطبوعہ مشیر قیصر و مضامین مندرجہ رسالہ اشاعۃ السنۃ اونہون نے پیش کئے ہین) صرف بنظر امن و اصلاح بین المسلمین و سد باب فتنہ و شر انکو ضرور حق و درست کہنا چاہئے - علاوہ ازین سب سے بڑھ کر مولوی صاحب کی دعاوے حق ہونیکا ثبوت علماء نامی فریقین نے روبرو جناب جی جی ینگ صاحب بہادر کمشنر دہلی کے دیا ہے - یعنے ایکدوسرے کے پیچھے نماز جایز ہونے اور آپسمین دو فریق کا اتفاق رکھنے کا فتوے معہ مہر و دستخط لکھکر اس شر کو دور کیا اب کون دیندار اور فہیم منصف مزاج ہے جو ہر دو فریق کے علماء کو نامعتبر تصور کرکے فتنہ و شر کی

تحریر کو درست جانیگا۔ پس اس صورت مین مولویصاحب کی دعاوی کو بالاتفاق ماننا پڑے گا ۔

دایرہ تہذیب سے کسنے قدم باہر رکھا

ہر زمانہ کے عقلاء مہذبین کے نزدیک گفتگو مین تہذیب کو ہاتھ سے دینا نہایت نازیبا خیال کیا جاتا ہے غیر مہذب اگرچہ بات ٹھکانے کی کہتا ہو لوگ اوسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ عقیدتمند دوست احباب مہذبین (خواہ کسی مذہب کے ہون) کے دلون سے اور اہل نظر کی نظرون سے ایسا اخبار گرجاتا ہے۔ سخت گوئی اور ترش روئی سے کبھی کوئی کسی مخالف پر ظفریاب نہین ہوسکتا بلکہ بے تہذیبی تو دلیل مغلوبی کی ہوجاتی ہے۔ بخلاف اسکے نرم کلام تہذیب و شایستگی کی گفتگو ہر شخص پسند کرتا ہے مہذب تقریر حق پرستی و راست گوئی کی دلیل ہے بااین خیال ہمنے بھی ان دونون احباب کی تحریرات مین اس امر کو ٹٹولا۔ تو اگرچہ پہلے اخبار مشیر قیصر (جو اس تقریر کے متعلق ہین جیسے نمبر ۴۲ و ۴۵ و ۴۷ جلد ۲ نمبر ۱ و ۳ جلد ۸ وغیرہ) نے ہمکو نہایت افسوس و رنج دلایا۔ ہم سچ کہتے ہین کہ ایسے سخت و درشت غصہ سے بھرے ہوئے خلاف تہذیب تقریر نالایق کیسے اوڈیٹر صاحب سے کسی دوسرے کے مقابلہ مین ہمنے نہین دیکھے جیسا کہ خاص اس گفتگو مین ایسی سرزد ہوئے اوڈیٹر صاحب نے مولوی صاحب کی نسبت الفاظ۔ جاہل۔ متعصب۔ **کافر**۔ خوشامدی۔ دنیا **طلب** فرمائے اور بطور تکیہ کلام لامذہب وہابی ارقام کئے۔ اہل حدیث کے مذہب و اکابر اہل حدیث مثل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب و نواب صاحب بھوپال کو نہایت سخت و سست اپنی زبان قلم سے فرمایا۔ مشیر قیصر نمبر ۴۴ جلد ۲ مین نواب صاحب بھوپال کو ایسے سخت درشت الفاظ سے یاد کیا کہ اوسکی نقل سے ہمکو تہذیب مانع ہے۔ ہمکو اوڈیٹر صاحب پر نہایت افسوس ہے کہ وہ باوجود لایق و مہذب بننے کی

ایسے معیوب امر کے کیون مرتکب ہوگئے جس سے صدہا اونکی ناظرین اخبار کے نظرون سے اونکا اخبار و اعتبار گرجاوے گا۔ کیا اونکے ناظرین اخبار سے کوئی بھی مہذب و صاحب انصاف ہوگا جسکی دلپر برا اثر پیدا نہوا ہوگا کیا کبھی اکابر کو گالیے دینا کوئے مہذب پسند کریگا؟ اگر اوڈیٹر صاحب کی نزدیک یہ الفاظ خلاف تہذیب نہین ہین تو اگر اونکے اور اونکے مذہب کا بر آیمہ کی نسبت یہ الفاظ کوئی جاہل نکالے تو اوڈیٹر صاحب اوسکو جائز رکھینگی؟ خفا تو ہونگے؟ پس جو اپنے واسطے معیوب سمجھتے ہین وہ دوسرے کے حق مین کیون کہتے ہین۔ اشاعۃ السنۃ مین آپکے یا کسی آپکے امام و مذہب کے نسبت ہمنے کوئی کلمہ خلاف تہذیب مولوی صاحب کی جانب سے نہین دیکھا۔ اور اگر بالفرض محال ہوتا ہے۔ تو بھی [illegible] بہتر کلمات اپنے مونہہ سے نکالنا چاہیئے تھے۔ کیونکہ قرآن شریف مین بالتی ہی احسن الخ وارد ہے جسکو آپنے اپنی اخبار نمبر ۳ جلد ۰ مین [illegible] ہنود کو نصیحت فرمائی ہے۔ گریبان دیگران والفضیحت الخ کی مثل صادق آئی البتہ ہم مولوی صاحب کی تہذیب و بردباری و دینداری کے قائل ہین کہ ماشاء اللہ آپنے اس آیت پر پورا پورا عمل فرمایا اور اوڈیٹر صاحب کے جواب مین صرف استغفر فرمایا“ طعن و استہزا اونکے جواب مین تو ہم اور کچھ نہین کہتے صرف اسی شعر کو پیشکش کرتے ہین؟

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ٭ جواب تلخ میزیبد لب لعل شکرخارا

اسکی وجہ یہہ ہے کہ ہم اوڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو دوست لکھ چکے ہین پس بحکم ؎ ہرچہ از دوست میرسد نیکوست ٭ جو کچھ وہ ہمکو کہین ہمارے سر آنکھون پر ہے ”پس ایسے صابر دیندار خلیق شخص کے مقابلہ مین ایسی سخت کلامی نہایت نازیبا ہے؟

مدلل تقریر کسکی ہے

مدلل کلام ہر ایک کو ماننا پڑتا ہے برضا یا بجبر بیدلیل ہرگز قابل قبول نہین ہے خواہ قائل

اوسکا کیساہی زبردست پایہ کا ہو ہمنے جو اِس بحث مین دیکھا تو مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے کسے دعوے کو بلا دلیل نہین چھوڑا عقلی دعوے کو عقلی دلایل سے اور نقلی کو کتب معتبرہ کی عبارات کی نقل کرنیسے مدلل کیا ؛

مگر اوڈیٹر صاحب شیر قیصر کی کلام مین ہمنے ہر چند دلیل کو ڈھونڈا مگر پتہ نہ لا۔ شاید اوڈیٹر صاحب یہہ عذر فرماوینگے کہ ہم عالم مناظر نہین ہین ہم اڈیٹر ہین ملکی امور پر رائے دینا ہمارا کام ہے ہمنے اپنے فہم کے موافق رائے دیدی۔ عقلی و نقلی دلایل سے عالمونکو سروکار ہوگا تو اب یہہ عرض کیا جاویگا کہ اسصورت مین دخل در معقولات کی آپکو ضرورت ہی کیا تہی اور مسایل کی بحث مین مداخلت کب جایز تھے با اینہمہ آپنے دخل دیا اور یہہ غضب کیا کہ محض خیالی اور غلط باتونکو صحیح مانکر اوسپر رائے زنی فرمائے تو اب کہئے کہ وہ حق اور مدلل تقریر کے روبرو کیا وقعت حاصل کریگی۔ ہمنے تعصب اور رعایت کو طاق مین رکھکر اس تمام مناظرہ پر نظر کی تو مجبوراً ہمکو یہہ ہی رائے دینی پڑے۔ جو حضرات ہماری اس فیصلہ کو یکطرفہ خیال کرین وہ انصاف سے تمام تحریرات کا ملاحظہ کرین یا ہماری محاکمہ مفصل ہرایک امر متنازعہ فیہ پر آیندہ کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے اکو پڑہین تو ضرور اونکو یہہ ہی کہنا پڑے گا جو ہمنے لکھا ہے ؛

اگر اوڈیٹر صاحب اخبار شیر قیصر ہماری اس فیصلہ پر ناراض ہون تو ہماری غلطی پر ہمکو مطلع کرین ہم تسلیم کر لینگے۔ لیکن یہہ عرض ہے کہ ہمکو اون کلمات اور الفاظ سے شکایت نہین جو مولوی صاحب یا نواب صاحب بہوپال کے شان مین استعمال کئے تھے اور نہ اکابر دین یا کسی مذہب کی توہین کرین۔

امر اول متنازعہ فیہ

اوڈیٹر صاحب اخبار شیر قیصر مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کو وہابی۔ لامذہب غیر مقلد فرماتے ہین اور مولوی صاحب ان القاب سے انکار کرتے ہین اور اونکو اپنی حق تلفی

گالی سے کم خیال نہین فرماتے۔ اڈیٹر صاحب نے اپنے اس دعوی پر حسب عادت کوئی دلیل پیش نہین فرمائی۔ ہان اپنے اخبار نمبر ۲ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۸۴ء مین یہہ ضرور ارقام فرمایا ہے آپکے فرقہ کے یہہ نام یعنی وہابی لامذہب تو تمام عالم (شاید عالم سے مراد مقلدین ہونگے ورنہ واقع کے خلاف ہوگا) مین مشہور ہین ہماری رائے مین اڈیٹر صاحب کی یہہ تحریر خلاف تہذیب اور سینہ زوری پر دلالت کرتی ہے۔ اگر مخالفین کسی فرقہ کو بدتہذیب شہرت دین تو کیا فی الحقیقت مہذبین کے نزدیک بھی وہ اسی برے لقب سے پکارے جاوینگے اور اونکے انکار پر کچھ خیال نہوگا بلکہ ہند مین منصفین ہر مت و مذہب کے اونکو اسی لقب سے خطاب کرتے ہین جس لقب کو ہر فرقہ اپنے واسطے تجویز کرے۔ اگر یہہ نہو تو ہر فرقہ بدنام ہونیکا مستحق ہو جائے گا کیونکہ ہر فرقہ نے اپنے مخالف فرقہ کا برا نام تجویز کر رکھا ہے۔ شیعہ نے اہل سنت و جماعت کو دشمن اہل بیت مشہور کیا ہے اور اہلسنت جماعت نے انکو رافضی اسیطرح ہنود کو اہل اسلام نے مشرک و کافر مشہور کیا ہے اور اونہون نے اہل اسلام کو ملیچھ و مسلے وغیرہ۔ پس اگر ایک فرقہ کی تجویز القاب کو مخالف فرقہ کے حق مین صواب اور قابل خطاب تصور کیا جاوے تو دنیا مین تمام فرقے و مذاہب بری بری القاب کے مستحق ہو جاوینگے تب شائستگی و تہذیب جہان سے اوٹھ جاویگی اسلئے اڈیٹر صاحب کی یہہ سینہ زوری قابل [illegible]

البتہ ایک دلیل مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری نے فرقہ محمدیہ کے وہابی ہونے پر بمقابلہ مولوی ابو سعید صاحب فاضل لاہور کے اخبار مشیر قیصرہ مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۸۴ء مین زیب قلم فرمائی ہے وہ یہہ ہے کہ مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم نے کتاب مین محمد بن عبدالوہاب کی تعریف کی ہے اس لئے ضرور تمام اہل حدیث وہابی کہلانیکے مستحق اسمین مولوی صاحب نے دو دعوے کئے ہین ایک یہہ کہ جو مولوی کسی مولوی کی تعریف کرتا ہے وہ تعریف کرنے کی وجہ سے اسی کا منسوب رہتا ہے دوم اوس تعریف کرنیوالے مولوی کے تعریف کرنیسے اوسکی دوست تمام ہم مذہب بھی اوسی کے مقلد بن جاتے ہین۔ ہمنے

یہہ بات سوا مولوی وکیل احمد صاحب کے آجتک کسی سے نہین سنی اور نہ کسی کتاب مین دیکھی جو لوگ مولوی کہلاتے ہین اونکے شان سے ایسی باتین بہت بعید ہین اوڈیٹر صاحب لکہتے تو کچھ دور نہ تھا یہہ ہمنے بہت غور کیا اور ہرچند چاہا کہ مولوی صاحب کی دلیل کو اینچ کہینچکر اونکے دعوے کے قرین کردین اور اس دلیل سے اہل حدیث کو لقب وہابی کا مستحق بنادین مگر ہمارے ایمان اور انصاف نے ہمسے یہہ ہی کہلایا کہ ایمان ہے تو یہہ ہے ہرگز دایرہ انصاف کے باہر قدم مت رکھو اور صاف کہدو کہ تمام علما کا یہی کام ہے کہ اگلے علما کی علم و فضل و زہد و تقوے کی اوصاف اپنی تصانیف مین لکہا کرتے ہین حنفی شافعی کی اور شافعی حنفی کی لکہتے ہین مگر کوئی اپنے ممدوح کا مقلد نہین ہو جاتا اور نہ اوسکی خطا چوک کا قائل ٹہرایا جاتا ہے سامی محمد بن عبدالوہاب کی تعریف مین امام محمد شارح جامع صغیر نے ایک قصیدہ لکہا ہے جسکا مطلع یہہ ہے ہدیۃ السنیہ [illegible] کے صفحہ ۹ مین لکہا ہے ۔ سلام علی نجد و من حل فی نجد ؛ و ان کان تسلیمی علی البعد لا یجدی ابو محمد بن حزم ظاہری رحمۃ اللہ علیہ جو مقلدون کے حق مین فرماتے ہین ۔ واھرب عن التقلید فہو ضلالۃ ؛ ان المقلد فی سبیل الہالک ۔ یعنے بہاگ تقلید سے کہ وہ گمراہی ہے مقلد ہلاکی مین ہے اور اجماع و قیاس کو دلیل شرعی نہین مانتے ہین اونکی شیخ عبدالحق دہلوی باوجود حنفی مقلد ہونیکی تحصیل التعرف مین صفوۃ المحدثین وغیرہ الفاظ سے تعریف کرتے ہین اور شافعیون نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ و سلطان العلما عزالدین بن عبدالسلام نے ابو محمد بن حزم کی تعریف لکہی ۔ اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بدرالدین عینی حنفی نے اپنی تاریخ مین کی ہے اور ملا علی قاری حنفی نے ابن تیمیہ و ابن قیم کی تعریفین اپنے رسالہ الغدیہ مین لکہین پس اگر مولوی صاحب کا دعوے صحیح مانا جاوے اور مداح ممدوح کا مقلد ہو جایا کرے تو امام محمد کو وہابی اور شیخ عبدالحق حنفی کو ظاہری (جس سے تمام حنفی شیخ عبدالحق صاحب کی ظاہری ہونیسے ظاہری ہو گئی) اور امام غزالی

وعبد السلام کو ظاہری (جس سے تمام شافعے ظاہری ہو گئے) اور عینی حنفی وملا علی قاری حنفی کو ابن تیمیہ کا مقلد کہنا لازم آوے گا جس سے تمام حنفیوں کے حنفیت بھی نہیں رہ سکتے ہے۔ اور ہر شخص کو اختیار ہو جائے گا کہ جسکو چاہا جسکا مقلد بنا دیا اور اگر کسی نے اعتراض کیا تو مولوی وکیل احمد صاحب کا کلیہ اسی اخبار مشیر قیصر میں سے نکالکر بتلا دیا لہٰذا مولوی وکیل احمد صاحب کا یہ کلیہ (کہ مداح اپنے ممدوح کا مقلد ہو جاتا ہے بلکہ مداح کے ہم مذہب بھی اوسکے سنگی کھلاتے ہیں) صحیح نہیں ہے ؟

مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم تو حنفی تھے وہ وہابی کیونکر ہو سکتے ہیں اونہوں نے کہیں پر اپنے تئیں وہابی نہیں لکھا محمد بن عبد الوہاب میں جو واقعی اوصاف تھے اونکو مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم یا اور کوئی ایماندار منصف کب چھپا سکتا ہے کسی کے اوصاف چھپانا نابست و بد مومن کا کام ہے اسیطرح محمد بن عبد الوہاب کی نہیں خطاء اجتہادی (جو تمام علماء و مجتہدین سے ہوا کرتی ہیں) کی نہ مولوی بشیر الدین مرحوم قائل ہیں اور نہ کوئی دوسرا اہل حق قائل ہے چنانچہ نواب سید **مولوی صدیق حسین خان** صاحب والی ریاست بھوپال و مولوی محمد حسین صاحب فاضل لاہوری نے محمد بن عبد الوہاب کی اس قسم کی خطاء غلطے سے اپنے مختلف تحریرات میں بیزار سے ظاہر فرمائی ہے۔ جیسا کہ امام ابو حنیفہ رح و دیگر مجتہدین کے خطاء اجتہادی سے ** محققین اپنی بیزاری وقتاً فوقتاً ظاہر فرمایا کرتے ہیں۔

اہل حدیث جبکہ ایمہ اربعہ سے کسی خاص امام کی تقلید کو اپنے اوپر واجب نہیں مانتی اور حدیث کے برخلاف ہر ایک کے قول کو رد کر دیتے ہیں وہ محمد بن عبد الوہاب کے مقلد کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ہماری رائے میں ان لوگو کو اہل حدیث ہی لکھا جاوے اور اگر کوئی انکا اعتقاد حدیث کے خلاف پایا جاوے تو آیتہ حدیث ہی سے انپر الزام قایم کیا جاوے مولوی ابو سعید صاحب فاضل لاہوری کا مطلق انکار لقب وہابی سے اوسوقت تک

قابل تسلیم ہے جبتک کہ اوڈیٹر صاحب یا اونکے حامی مولوی وکیل احمد صاحب اپنے دعوے کو بدلایل نہ ثابت کرین فاضل ممدوح کو اب دوسرے **دلیل** لانیکی کوئی **ضرورت** نہین ہے لیکن ہم پھر ہے دیکھتے ہین کہ فاضل لاہوری نے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ - جلد ۴ بابت ماہ اگست ۱۸۸۱ء سے اپنے مضمون (ہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہین ہین) مین اس اپنے دعوے پر بہت سی **دلایل** لکھے ہین یہہ مضمون بڑا طویل پر زور لکھا گیا ہے جو جلد ۴ کے اخیر مین ختم ہوا ہے - اور نواب صاحب بہوپال نے ترجمان وہابیہ وغیرہ اپنے تصانیف مین ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہین ہین - اوڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر یا مولوی صاحب کو ان حضرات کے دلایل سے تعرض کرنا اور بخوبی اونکے جوابات دینا چاہیے تھا مگر ابتک اونکی **جواب** دہی سے جو حضرات **قاصر** ہین -

اہل حدیث اور مقلدین حنفیہ کی نسبت ایک متوسط العقیدہ سنت جماعت کو کیا اعتقاد رکھنا چاہیے

اعتقاد سنت جماعت متوسط العقیدہ (جو افراط و تفریط سے بری ہے) یعنی ہر دو فریق اہل سنت سے رکھنا چاہیے جو اعتقاد فریقین کے علماء منصفین کا ہے جنکو بلا تعصب نہایت ایمانداری اور راستبازی سے روبرو گمشتہ صاحب دہلی کی فریقین ہین علمار نے **بطور معاہدہ** اپنا عقیدہ تحریر فرمایا اور اپنے اپنے مہرین ثبت کین جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ دونون فریق سنت جماعت ہین ایکدوسرے کے مسجد مین ایکدوسرے کے پیچھے نماز جائز ہے اور فروعات مین ایسا اختلاف ہے جیسا کہ آئمہ اربعہ مین تھا نقل معاہدہ اخبار مشیر قیصر اور اشاعۃ السنہ مین طبع ہو چکی ہے - پس تمام سنت جماعت کو چاہیے کہ اپنا عقیدہ اپنے علماء کے عقیدہ سے ملاوین اور خدا سے ڈرین غصہ اور تعصب کی وجہ سے اپنے اپنے علماء سے نہ پھر جاوین ورنہ خدا کے روبرو کچھ جواب نہ بن پڑے گا - ایکدوسرے کو بجز سنت جماعت کے یا جسنے جو اپنے واسطے تجویز کیا ہو (جیسے مقلد حنفی اہل حدیث محمدی وغیرہ) دوسرے بری القاب اپنے طرف سے تراشکر نہ کہین اور اللہ تعالے کی اس آیت کو پڑھ کر باز آوین یہہ آیت

سورہ حجرات مین ہے ولا تنابزوا بالالقاب یعنی اور نام نہ ڈالو چڑانے کو ایکدوسرے کے (موضح القرآن) مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم فائدہ مین لکھتے ہین جہان کسی پر بُرا نام ڈالا پھر تو اپنا نام پڑگیا فاسق آگے تھا مومن اوسپر عیب لگایا نہ لگا۔

متعصبین ہر دو فریق کا عجیب حال ہے

دونو فریق کے متعصبین ایکدوسرے فریق کے نام اپنے ذہن سے ایسے تراش کر خطاب کرتے ہین کہ جینسے اونکو دکھ اور رنج پہونچے مثلاً مقلدین متعصبین اہل حدیث کو وہابی لامذہب غیر مقلد وغیرہ اور یہہ مقلدین کو مشرک بدعتی بیانی بابی وغیرہ کہتے ہین اور لکھتے ہین مسلمانون خصوصاً مسلمان قوم نیک خواہان اسلام کو ایسے چال چلنی سے احتراز چاہیے ورنہ قوم کی تنزلی جیسے کچھ کہ ہے اس سے چار چند ظہور مین آئیگی۔ مولوی وکیل احمد صاحب وایڈیٹر صاحب شیر قیصر کو متعصبین کے طرف ہرگز خیال کرنا نہ چاہیے اپنی تہذیب وشایستگی کو نہ چھوڑنا چاہیے۔ یہہ بُری القاب کا رکھنا جہلا و متعصبین ہی کو زیبا ہے خدانخواستہ اگر متعصبین فریق ثانی نے بھی آپ کا ہی سا طریقہ اختیار کیا تو وہی بُرے القاب آپ کو بھی کہینگے جس سے آپکو صدمہ و رنج رہیگا اور اوسمین بہی خلل پڑیگا۔ اگرچہ مولوی ابوسعید صاحب موصوف کی تہذیب و تحمل سے ہمکو کامل یقین ہے کہ وہ ایسے کبھی انتقام نہ لینگے مگر آپ کو اسکا خیال چاہیے۔

امر دوم متنازعہ فیہ

اڈیٹر صاحب اخبار شیر قیصر کا یہہ دعویٰ ہے کہ فاضل صاحب لاہوری نے مولوی وکیل احمد صاحب سے تقریری مناظرہ کرنے مین گریز و انکار کیا چنانچہ اپنے اخبار نمبر ۲ مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۹۴ء مین فرماتے ہین۔ مولوی وکیل احمد صاحب نے لکھا کہ حضرت پورا حق شاگردی ادا کرنا تو یہہ تہا

کہ آپ (فاضل صاحب لاہوری) بمبئی مین آکر ہل من مبارز پکارتے اور اب بھی تشریف لائے ہمین میدان ہمین گوے اسپر آپ (فاضل صاحب لاہوری) فرماتے ہین کہ ہمسے تقریری مناظرہ نہین ہو سکتا یہہ تو صورت مجادلہ کی ہے "

ادہر فاضل ممدوح کا یہہ خیال ہے کہ ہمنے مولوی وکیل احمد صاحب کو شکست فاش دیکر ساکت کر دیا چنانچہ اسی نمبر کے اخبار مشیر قیصر اور نمبر ۹ جلد ۱۶ اشاعۃ السنہ مین یہہ جواب فاضل ممدوح کا چھپا ہے جس سے یہہ مفہوم ہوا - اب ہم مختصر کیفیت اس مناظرہ کی لکھتے ہین تاکہ ہر شخص اپنی رائے دے سکے بعدہ ہم اپنی رائے ظاہر کرینگے انشاء اللہ تعالے -

مختصر کیفیت مناظرہ

مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی بقصد زیارت بیت اللہ شریف وارد بمبئی ہوئے تو وہان بعض علماء نے ایک تحریر (جسمین مولانا ممدوح کو ایسے گندے مسائل کا قائل ٹھہرایا تھا جنکا اسلام مین کوئی بھی قائل نہوگا) مولانا ممدوح کے روبرو پیش کی اور خواستگار مناظرہ ہوئے مولانا ممدوح نے جواب دیا کہ "ہمارے ایسے عقائد نہین ہین بلکہ ایسے گندے عقائد والون کو ہم بُرا جانتے ہین" یہہ کیفیت خود اس اشتہار سے واضح ہے جو علمائے بمبئی نے اخبار دین طبع کرایا اور ۲۵ ستمبر ۸۳ء کے مشیر قیصر مین بھی چھپا ہے اسپر فاضل ممدوح نے ایک مضمون بعنوان ترقی معکوس لکھکر اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۶ - اکتوبر ۸۳ء اور اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ مین مشتہر کرایا - یہہ مضمون نہایت پر اثر با نصیحت ہے جسمین کسی منصف کو جائے انکار نہین ہے - کسی ملت و مذہب کے مخالف نہین ہے اسمین مسلمانون کو آپسکے اتفاق کی نصیحت کی گئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کہ جب ملکر اسلام کو ترقی دین مسلمانون کی تعداد بڑہائین ایکدوسرکو ذرہ ذرہ سی بات مین اسلام سے خارج نکرین اسکی جسقدر تعریف و قدر کیجاوے بجا ہے ۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اس مضمون کو تسلیم کیا اور نہایت قدردانی سے اسکو اپنے اخبار مین طبع کرکے علمائے بمبی پر سخت لے دے کی اونکو سفاہت کا مرتکب ٹہرایا اور علماء بمبی کی تحریر کو الفاظ ذیل سے یاد کیا **لغو** خرافات خلاف تہذیب بے دلیل وغیرہ ۔

مگر مولوی وکیل احمد صاحب نے ۰ دسمبر ۹۵ء کے مشیر قیصر مین بجاے اس مضمون کے تائید اور قدر کرنیکے اولًا فاضل ممدوح اور اکابر علماء (مولانا اسمعیل شہید مرحوم وغیرہ) کو ترقی معکوس کا مرتکب بنایا اور علمائے بمبی کی حمایت مین اہل حدیث کو قائل مسائل حنفیہ کا ٹہرایا اور فاضل ممدوح کو مخاطب کرکے فرمایا کہ "شاگردی کا حق تب ادا ہوتا جبکہ مولوی صاحب (فاضل صاحب لاہوری) بمبئی تشریف لیجاتے اور ہل من مبارز فرماتے اب بہی حوصلہ ہو تو تشریف لاوین" ۔ فاضل ممدوح نے مشیر قیصر مطبوعہ جنوری ۹۶ء اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۶ مین یہ جواب تحریر فرمایا کہ "آپ خود میدان مناظرہ مین صف آرا ہوجاوین اخبار مشیر قیصر کے ذریعہ سے بحث کرین ہمین میدان ہمین گو مگر شور و شغب سے بچنے کے لئے ایک ایک مسئلہ کو طے کرلین اور پہلے سوال ہفتم علماء بمبی کہ کتے کا گوہ اور موت پاک ہے کسی چہوٹے بڑے نئے پرانی معتبر نامعتبر (دیکہئے ہم آپکو کیسی وسعت دیتے ہین) کتاب اہل حدیث سے بہ حوالہ دین اس سوال کو طے کرنیکے پہلے آپ اور سوال کا ثبوت پیش کرینگے تو ہم اسکو بیجا الجہاؤ سمجہکر اسکا جواب نہ دینگے ۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے فاضل ممدوح کے مطالبہ پر سوال ہفتم علماء بمبی کے ثبوت مین اب تک قلم نہ اوٹہایا بالکل سکوت فرمایا اگرچہ انہون نے اس مقابلہ

ہین تحریرات طول وطویل کین مگر جسکا ثبوت اونکے ذمہ ہے اوس سے ہنوز عاجز وقاصر ہین۔ **پس صورت مناظرہ کی یہہ ہے** کہ سوالات علماء بمبی معرض بحث ہین جنکا ثبوت مولوی وکیل احمد صاحب کے ذمہ ہے اگر ثبوت پہونچایا تو فاضل ممدوح کے شکست ہے ورنہ بالعکس تصور کرنا چاہئیے۔

اِس کیفیت مناظرہ سے امور مندرجہ ذیل ثابت ہوئے

(۱) بشہادت اڈیٹر صاحب مشیر قیصر علماء بمبی کا بلاوجہ ناحق پر خلاف تہذیب مناظرہ کو مستعد ہو جانا۔

(۲) مولوی وکیل احمد صاحب کا مضمون **ترقی معکوس** کی مخالفت کرنے سے اصلاح بین المسلمین کا مخالف ہونا اور تنازعہ و فساد ونفاق کا حامی ہونا۔

(۳) فاضل ممدوح کے مطالبہ پر سوال ہفتم علماء بمبی کا ثبوت مولوی وکیل احمد صاحب سے نہو سکا جس سے بڑی فاش شکست مولوی وکیل احمد صاحب و علمائے بمبی کی ہوئی کہ مولوی صاحب موصوف کے تمام انصار ومعاونین بہی دریائے حیرت مین غرق ہوئے اور ہمیشہ تک اِس کی جوابدہی کے فکر مین رہینگے۔

(۴) اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کا دعوی کہ فاضل ممدوح نے مناظرہ سے گریز کی مولوی وکیل احمد صاحب کی شکست پانے سے اولٹا ثابت ہوا۔

(۵) مولوی وکیل احمد صاحب کی دیگر تحریرات اِس معاملہ مین بسبب نہ ثبوت کرنے سوال ہفتم علمائے بمبی کے محض فضول ٹہرین۔

مولوی وکیل احمد صاحب کو دوسری شکست ملنا

جب مولوی وکیل احمد صاحب سوال ہفتم علمائے بمبی لگتے گئے کہ ہودت کی پاکی

کی نشان دہی سے حسب مطالبہ فاضل ممدوح عاجز و ساکت ہوئے تو اب اِس دعوی ہی سے دست بردار ہوئے اور یہہ بات بنائی چنانچہ شمشیر قیصر مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۹۳ء سے ہم اوسکا خلاصہ درج ذیل کرتے ہین "ہم پر اور علماے بمبئی پر اِن سوالات مشتہرہ علماء بمبئی کی نشاندہی لازم نہین کیونکہ علماء بمبئی نے بعض معتقدین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو اِن مسائل خبیثہ کا قائل دیکھکر مولانا ممدوح سے شبہ رفع کرنے کو دریافت کیا جب مولانا ممدوح نے ان عقاید سے انکار کیا تو ہم اونکو بری سمجھتے ہین ہم اِس بات کے مدعی نہین ہین کہ اہل حدیث مسائل خبیثہ کے قائل ہین پھر ہم پر نشاندہی اِن مسائل کی کب لازم ہے" اِس بیان مولوی وکیل احمد صاحب سے ظاہر ہے کہ یہہ صورت سوال کی تھی نہ کوئی مناظرہ تھا نہ یہان کسی کی فتح و شکست مدِ نظر تھی - مگر ہم کہتے ہین کہ یہہ بیان مولوی صاحب موصوف کا اوسوقت صحیح سمجھا جاتا جبکہ مولوی صاحب موصوف قبل مطالبہ فاضل ممدوح خود اِسکو مناظرہ نہ جانتے اور فاضل ممدوح کو یہہ کہکر "حقِ شاگردی الخ" میدان مناظرہ مین نہ بلاتے اور علماء بمبئی اخبارون مین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا ساکت ہو جانا اور ہار جانا وغیرہ نہ مشتہر کراتے اور جبکہ پیشتر مطالبہ فاضل ممدوح کے خود مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا ممدوح کو ساکت تصور کرکے مولانا ممدوح کی طرف سے فاضل لاہوری سے میدان مناظرہ مین آنے کی درخواست کی تو اب یہہ بات بنانا اور اپنے سابق قول سے پھر جانا مولوی وکیل احمد صاحب کو مناسب نہین ہے -

اور پیشتر اِسکے مولوی وکیل احمد صاحب نے اخبار شمشیر قیصر مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۹۲ء مین علماء بمبئی کی طرف سے (اِن مسائل کے پتہ نہ بتلانے مین) یہہ عذر فرمایا تھا اگر مولانا محمد نذیر حسین صاحب مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو علماء بمبئی پتہ د

نشان تبلا دیتے پہلے سے تبلا دینا خلاف تہذیب تھا " تعجب ہے کہ مولوی صاحب اپنی بہی بات کو بہت جلد بہول جاتے ہین یا حسب موقع و مصلحت وقت جسکا لکہنا مناسب سمجھتے ہین لکہدیتے ہین **خیراب** اگر اہل حدیث کے دامن کو مسائل خبثیہ مستفید علماء ربنی سے بے لوث خیال فرمانے لگے تو یہہ **مولوی صاحب موصوف کی دوسری شکست ہے** کیونکہ اسی مقصد کے واسطے * فاضل ممدوح نے اپنی تحریرات مین زور مارا ہے کہ اہل حدیث ان مسائل خبثیہ سے پاک ہین وہ خود آپنے تسلیم کرلیا اور معترف ہوئے اب کچھ جھگڑا اور تنازعہ باقی نہین رہا۔ ہم اس مولوی صاحب کے اعتراف کو غنیمت اور قابل تحسین و آفرین خیال کرتے ہین بلکہ ہم یہہ بہی آرزو رکھتے ہین کہ مولوی صاحب اپنے دیگر ہم مذہبون کو بہی سمجہا دین اور اس سچی بات کا معتقد بنا دین خصوصاً علماء ربنی کو جنہون نے بزعم خود مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو ساکت کردیا ونیز ان مجہول الاسم عالم و محدث کو جنہون نے مشیر قیصر مطبوعہ ۲۰ نومبر سنہ ۸۳ء مین بزعم خود ان مسائل کو اہل حدیث کی کتابون مین نکالدیا اور اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو جنہون نے نہائیت اعتقاد سے مجہول الاسم صاحب کی تحریر کو طبع فرمایا اور انکو عالم اور بہت بڑے محدث کا خطاب دیا۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے اہل حدیث کو مسائل خبثیہ سے بری فرمایا یہہ بہت صحیح ہے علماء ربنی نے اہل حدیث کو ان مسائل کا قائل نہ دیکہا ہوگا کیونکہ متقدمین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے اہل حدیث مین احادیث مین ان مسائل کا پتہ نہین ہے شائد کسی خاص مذہب کے مقلدون کو دیکہا ہوگا اور مصلحتاً ایسا شبہ اہل حدیث کی طرف سے پڑ گیا ہو۔

اوس فقرہ فاضل صاحب لاہوری کا ذکر جس سے اڈیٹر صاحب

---

* پیچ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد ۱۲ محشی

ذلم

شیر قیصر نے اونکا مناظرہ سے گریز کرنا استنباط کیا ہے

وہ فقرہ یہہ ہے جو ۹ جنوری ۱۹۱۴ء کے اخبار شیر قیصر مین موجود ہے۔ "مین آجکل کے اکثر تقریری مناظرات (جنمین مناظرہ علماء بھی داخل ہے) کو مجادلات سمجھتا ہون اور انمین صرف اپنے یا اپنے شیخ مسند الوقت کی شمولیت کو بلکہ بھی اخوان مسلمین معترضین من اللغو کے اقدام و شمول کو بدعت عظیم خیال کرتا ہون اسکی دلیل بالتفصیل آپ دریافت کرنا چاہین تو اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۴ کو ملاحظہ فرماوین" یہہ بیان فاضل ممدوح کا ایسا بدیہی اور ظاہر ہے کہ اس مین کسی کو کلام نہین ہے جسنے اپنی تمام عمر مین اس زمانہ کی ایک بھی تقریری مناظرہ کو دیکھا ہوگا وہ ضرور اسکی تصدیق کریگا اس تقریری مناظرہ کی برائی پر عدالتین پولیس بحیثیت کے بیچ دوست دشمن سب شاہد ہین۔ کمتر کوئی ایسا مناظرہ ہوتا ہوگا جس مین مارپیٹ گالی گلوچ لعن طعن بزرگون کی توہین نہوئی ہوگی۔ ایسے مفسدانہ مناظرونکو فاضل ممدوح کیا کوئی بھی مہذب پسند نکریگا ہمنے ایسے تقریری مناظرہ کا جواز کہین نہین دیکھا ایک بھی عالم نے اسکو جائز نہین رکھا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم مین مناظرون کی بہت کچھ برائی بیان فرمائی ہے پس فتنہ و شر کے مناظرہ کو برا کہنے سے مطلق تقریری مناظرہ کی ممانعت نہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ ایک مجہول الاسم دہلوی نے اخبار شیر قیصر بابت ۱۵ جنوری ۱۹۱۴ء مین فاضل ممدوح کو مطلق تقریری مناظرہ کا منکر ٹھہرا کر بدعتی لکھا اور مطلق تقریری مناظرہ کا ثبوت پیش کیا مگر شروفساد کے مناظرہ کو ثابت نہین کیا اور تقریری مناظرہ کا عدم جواز بھی کہین سے نہ نکالا تاکہ اپنے دعوے مین شبک کرتے اور اڈیٹر صاحب نے اس خلاف تہذیب مضمون کو نہایت خوش ہوکر اپنے مہذب اخبار مین طبع فرمایا۔ مگر تعجب

ہے کہ ان حضرات سے کسی نے بہی فاضل ممدوح کے فقرہ کو بخوبی نہ دیکہا کہ اس مین تو اس زمانہ کے اکثر اون مناظرون کو برا لکہا ہے جو فساد سے خالی نہین ہین ۔ مگر اکثر جو فساد سے خالی ہون اون کو کہان برا کہا ۔ اور یہہ بہی خیال نفرمایا کہ فاضل ممدوح نے خود بارہا تقریری مناظرہ کیا ضمیمہ اخبار سفیر ہند مین آپکے مناظرہ مولوی حبیب اللہ صاحب کے ساتھ چھپی ہوئی ہمنے دیکہی ہے اور نہ فاضل ممدوح کی اون شروط پر غور فرمایا جنکی پابندی سے باب فتنہ و فساد کا بند ہوتا ہے ان شروط کا ذکر اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۴ مین بہی ہے جسکا حوالہ اسی مضمون مین دیا گیا ۔ اور ان بدعتی کے لقب دینے والے اور اسپر راضی ہونے والون نے یہہ بہی نہین خیال کیا کہ ہم فاضل ممدوح کو فسادی مناظرون کے برا کہنے پر اگر بدعتی کہینگے تو تمام علماء اسلام خصوصاً امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا بہی بدعتی ہونا لازم آویگا ہم کیسے حنفی ہین جو اگلے پچہلے علماء کو غصہ و نافہمی سے لعن وطعن کرتے ہین خدا رحم کرے ۔ ہم ان حضرات سے برادرانہ التماس کرتے ہین کہ ایسا اندہیر نہ مچاوین ایسے مقام پر تو کبہی کبہی تہذیب و انصاف سے کام لیا کرین ٭

اڈیٹر صاحب مشیر قیصر اور مولوی وکیل احمد صاحب نے تو اور بہی غضب کیا کہ اس زمانہ کے مفسدانہ تقریری مناظرون کو مجادلہ کہنے سے فاضل ممدوح کو مناظرہ سے گریز کیا ہوا خیال کر لیا ۔

سبحان اللہ جب مدعیان تہذیب کا یہہ انصاف و فہم و استدلال ہے تو دوسرے لوگون (جیسے علماء بمبئی جنکے خلاف تہذیب ہونے کا خود اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو اقرار ہے) کا کیا حال ہے ٭

علماء بمبئی کا خلاف تہذیبی کے سبب سے (جنکے خود اڈیٹر صاحب

معترف ہین) اور اونکے اشتہار کے بے تہذیبی کی وجہ سے مناظرہ کے قابل نہونا بخوبی ثابت ہو چکا ہے ۔

مولوی وکیل احمد صاحب کا خلاف داب مناظرہ کے سبب سے لائق مناظرہ نہونا

ہمکو تحریرات مولوی وکیل احمد صاحب کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف تقریری مناظرہ کو کبھی نیک نیتی سے تہذیب و انصاف سے انجام نہین پہونچا سکتے ہین جن افعال خلاف داب مناظرہ کے ارتکاب سے علماء بمبئی کا قابل مناظرہ نہونا ثابت ہوا اوس سے زیادہ مولوی صاحب موصوف کی تحریر مین پایا جاتا ہے جس سے بدرجہ اولی انکا قابل مناظرہ نہونا سمجھا جاتا ہے ہم اونکا بیان مختصراً کرتے ہین ناظرین توجہ فرماوین ۔

مولوی وکیل احمد صاحب کا مخاطبین و اکابر علما کی نسبت خلاف تہذیب کلمات کا استعمال کرنا

(۱) مولوی وکیل احمد صاحب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری اور اونکے ہم مذہبون کو باوجود اونکے منع کرنیکے بار بار وہابی ولامذہب وغیرہ کلمات لکھتے ہین اور اسی پر اصرار فرماتے ہین ۔

(۲) مولوی اسمٰعیل شہید مرحوم (جنکے بجز چند قبر کے مجاورون کے تمام ہندوستان کے سنت جماعت معتقد ہین) اور دیگر علماء اہل حدیث پر نہایت بے ادبی اور خلاف تہذیبی سے منہ آتے ہین جس سے اونکے لاکھون معتقدین کی دلشکنی ہوتی ہے ۔

مولوی وکیل احمد صاحب کی غلط بیانی

(۳) مولوی بشیر الدین مرحوم کو نواب صاحب بہوپال کا استاد لکھتے ہین چنانچہ یکم اپریل [illegible]

کے اخبار شیر قیصر مین لکھا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے مولوی صاحب کو اسکا ثبوت دینا بہت ضرور ہے ۔

(۴) مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کو فاضل ممدوح گروہ کا نامی عالم فرماتے ہین ۔ حالانکہ خود بھی اطمینان القلوب سے اونکی عبارت (جو رد مین گروہ اہل حدیث کے ہے) شیر قیصر مین نقل کرتے ہین ۔ جس سے پڑھنے والے خود جان سکتے ہین کہ مولوی کرامت علی صاحب اس گروہ کے سخت دشمن ہین ۔ علاوہ ازین ہمنے ثقات سے سُنا ہے کہ انکو حدیث اور عاملانِ حدیث سے اِسقدر دشمنی تھی کہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے والون کو مسجد سے نکلوا دیتے تھے ۔

مولوی وکیل احمد صاحب کے انوکھے اعتراضات

(۵) مولوی اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایضاح الحق مین اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار الحق مین خلاف سنت عبادت کو بشہادۃ احادیث صحیحہ بدعت فرمایا ہے ۔ اور یہ ایسا اتفاقی مسئلہ ہے کہ کسی نے اِسکا خلاف نہین کیا خلاف سنت عبادت کو کسی مجتہد محقق نے جائز نہین فرمایا اور حدیث بخاری و مسلم مین آیا ہے کہ تین شخصون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے آپکی عبادت کا حال پوچھکر ایک نے اپنے اوپر ہمیشہ رات بھر کی نماز دوسرے نے ہمیشہ کا روزہ تیسرے نے نکاح کا نکرنا لازم کر لیا آنحضرت یہ سنکر اون پر غصہ ظاہر فرمایا اور قسم کھاکر کہا فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔ پس جبکہ رسول خدا صلعم نے نماز و روزہ (جو عمدہ ترین عبادات بحکم اللہ تعالی فرض ہین) کو بطریق سنت نہ ادا کرنے پر ناراضی ظاہر فرمائی اور تارکین کو اپنے

گروہ سے خارج فرمایا۔ تو وائے برحال اونکے جو اپنے دلسی یا پیرون فقیرون کی ارشاد سے تراشتے اور اونکا اہتمام فرض سے بہی زیادہ کرتے ہین اور امید ثواب کی رکہتے ہین خدا اُن پر رحم کرے مگر افسوس ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے اِس اتفاقی مسئلہ پر بہی اعتراض جڑ دیا اور اِن بزرگوارون کو جیسا چاہا کہہ ڈالا اور یہہ خیال فرمایا کہ یہہ ہماری سخت کلامی اور درشت زبانی تمام علمار اسلام بلکہ خود پیغمبر علیہ التحیۃ والسلام تک پہونچتی ہے ۔ طرفہ یہہ کہ اون بزرگوارون کے دلائل سے کچھ تعرض نہین فرماتے آنکھ بند کرکے اعتراضات کرتے چلے جاتے ہین ۔

(۶) مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے اپنی ایضاح الحق مین قرآن و حدیث سے بدعت کا بیان ایسا مشرح و مفصل کیا ہے کہ علمار محققین یہی فرماتے ہین کہ بدعت کے بیان مین ایسی عمدہ کتاب اسلام مین آجتک نہین ہوئی ۔ اِسکا مصنف علاوہ مجتہد ہونے کے ہر علم مین کمال رکہتا تہا ۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے اِس متبرک کتاب پر بہی اعتراض کیا اور فرمایا جسکا خلاصہ یہہ ہے ”شہید مرحوم نے جن باتون کو بدعت لکہا اون کی مرتکبین کو بدعتی کیون نہ لکہا یہہ عجب بات ہے کہ ایک شخص بدعت کرے مگر بدعتی نہ کہلایا جاوے“ مولوی وکیل احمد صاحب کے اسمین دو دعوی ہین **اوّل** جن باتون کو مولوی اسمعیل مرحوم نے بدعت قرار دیا ہے وہ ایسی نہین ہین **دوم** کسی قسم اور کیسی ہی بدعت ہو اوسکا مرتکب ویسا ہی بدعتی کہلائے گا جن بدعتی کی مذمت مین احادیث وارد ہوئی ہین ۔

دعوی اوّل کی نسبت تو یہی عرض ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا شہید مرحوم کے دلائل کا کچھ جواب نہین دیا جس سے تسلیم کرلینا پایا

جاتا ہے - اور نہ (اون بدعتون کو سنت مستحب ثابت کیا اور نہ اونکا قائل کسی مجتہد یا محقق کو بتلایا اسلئے قابل التفات نہین ہے -

دوسرے دعوی کے جواب مین ہم مولوی صاحب موصوف کو بتلائے دیتے ہین کہ علمائے مذہب حنفیہ نے مصافحہ بعد نماز عصر کو بدعت کہا ہے - اگر مولوی صاحب کے دونون دعوے صحیح مانے جاوین تو علماء حنفیہ اون اعتراضات وسخت کلامیون کے مستحق ٹھہرتے ہین جو مولوی وکیل احمد صاحب سے مولانا شہید مرحوم کی شان مین سرزد ہوئے ہین - اور اس مصافحہ کے مرتکب بقول مولوی صاحب موصوف سبھی حنفی بدعتی قرار پائے - اسی طرح امام محمد شاگرد امام ابو حنیفہؒ نے قنوت کو نماز فجر مین پڑھنا بدعت فرمایا ہے - پس بقول مولوی صاحب موصوف وہی اعتراضات امام محمدؒ پر بھی وارد ہوئے - اور اکثر مجتہدین مثل شافعیؒ اور بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خود پیغمبر خدا صلعم (نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد) بدعتی ٹھہرتے ہین کیونکہ یہہ تمام نماز فجر مین قنوت کو پڑہا کرتے تھے - سب سے بڑھکر ملا علی قاری حنفی (جنہون نے مرقات شرح مشکوٰۃ مین فرمایا ہے کہ جو فعل حضرت نے کیا ہے اوسکا کرنا سنت ہے اسی طرح جو فعل آپ نے نہین کیا اوسکا ترک سنت ہے ادا کرنا خلاف سنت اور جو خلاف سنت ہے وہی بدعت ہے) مولوی وکیل احمد صاحب کے اعتراضات کے محل ہین اور تمام افعال (جو غیر سنت ہین جیسے مولود و سوم دہم چہلم عرس وغیرہ) کے مرتکبین حقیقی بدعتی ہوئے - ان افعال سے حنفیہ مین سے شاید کوئی بچا ہو لیکن مولوی صاحب موصوف تو بچ نہین سکتے کیونکہ عمل مولود کے مجوزین مین سے ہین پس ثابت ہوا کہ جن باتونکو مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے بدعت کہا حقیقت مین وہ بدعت ہین

اور دوسرے علمائے نے بھی اونکو بدعت کہا ہے ۔ اور جیساکہ مولوی اسمٰعیل شہید مرحوم نے اونکے مرتکبین کو بدعتی نہین کہا ایساہی تمام محققین علماء نے اونکو بدعتی نہین کہا ۔ پس مولوی وکیل احمد صاحب کا اعتراض ایساہے جیساکہ اکثر عوام (جو مذاق علماء سے اجنبی بفیض صحبت علماء سے محروم ہین) کے دلون مین خدشہ پڑجاتا ہے ۔

ہم اس مسئلہ کی پوری تفصیل اس مقام پر اجنبی تصور کرکے ترک کرتے ہین مگر ناظرین شائقین کو مضمون کفر و کافر مصنفہ فاضل محمد حسین صاحب لاہوری کیطرف متوجہ کرتے ہین جو اشاعۃ السنہ نمبر ۱ و ۱۰ جلد ۴ مین طبع ہوا ہے جسکا خلاصہ کرکے ہمنے بھی اخبار شیر قیصر مطبوعہ ۹ مئی ۱۸۸۲ء مین چھپوایا ہے جسمین ثابت کیا گیا ہے کہ شارع نے بعض کفر کے مرتکبین کو کافر نہین فرمایا ۔ اگر مولوی وکیل احمد صاحب اس مضمون کی طرف نہ رجوع کرین تو وہ حدیث من ترک الصلٰوۃ متعمداً فقد کفر پر امام ابو حنیفہ رح کے کو دیکھین اور غور کرکے اپنے اعتراض کا جواب سمجھ لین کہ باوجود اس مین بے نماز کو کافر کہنے کے امام صاحب نے اسکو کافر نہین کہا ۔ مولوی وکیل احمد صاحب اگر اس مقام کو سوچین تو پہر ایسے فضول اعتراضات نکرین ۔ جن اعتراضات سے خود امام ابو حنیفہ رح پر علاوہ اعتراضات کے سخت زبانی وطعن وغیرہ رجوع کرتے ہین ۔

اس ہمارے بیان سے ظاہر ہوا کہ مولوی وکیل احمد صاحب تحریری مناظرہ مین جب یہہ شور وفساد بندگون کی توہین علماء پر طعن و تشنیع خلاف تہذیب کلمات کا استعمال کرنے مین تو ان سے تقریری مناظرہ کب جائز ہے ۔ اگر مولوی وکیل احمد صاحب کو تقریری مناظرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کسی مسئلہ مین کرنا منظور ہو تو شروط مانع فساد (جو فاضل ممدوح نے ہمیشہ کے واسطے تجویز فرما کر اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۳ مین شایع کی ہین) کے پابند ہو جاوین ہم وعدہ کرتے ہین بلکہ متیقن ہوتے ہین کہ فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ضرور مناظرہ کرینگے ۔ مگر ہم کو مولوی وکیل احمد صاحب کے منشاء تحریر سے یہہ ہرگز امید نہین ہے کہ وہ اُن شروط کی پابندی کرین ۔ اگر شروط مذکورہ بالا کی پابندی نکرین تو ضرور سمجھا جاوے گا کہ مولوی وکیل احمد صاحب کو احقاق حق منظور نہین ہے صرف بزرگان دین پر لعن وطعن کرنا اور وہابی لامذہب وغیرہ مثل تکیہ کلام و دیگر خلاف تہذیب کلمات کو لکھکر اشتہار و مشہور کرنا منظور ہے ۔

غرضکہ امر دوم متنازعہ فیہ مین حق بجانب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ہے نہ اڈیٹر صاحب اخبار شیر قیصر ۔

(باقی آیندہ)

ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر کہوری ضلع سیالکوٹ

LAHORE 20 JUL 84

SIALKOT 2 DEL JUL 84